سبق 7

اپنے معاشرے میں نور کی مانند چمکنا

پاناما کینال میوزیم میں بحری جہازوں کو راستہ دکھانے والی ایک پرانی بتی رکھی گئی ہے۔ اسے ۱۸۰۰ کی دہائی میں فرانس میں تیار کیا گیا تھا اور جب فرانسیسی ایک نہر بنانے کی کوشش کر رہے تھے اسے پاناما لایا گیا۔ وہ بیماری اور روپوں کی کمی کے باعث نہر کی تعمیر جاری نہ رکھ سکے۔ تاہم پرانی بتی وہیں رہی۔ اس نے سمندر میں بحری جہازوں کو راستہ دکھانے کے لئے کئی برس تک خدمت سرانجام دی۔

بتی کے اندر چھوٹے مٹی کے تیل کے چراغ کے لئے ایک جگہ رکھی گئی ہے۔

اس چراغ کے اردگرد کٹے ہوئے شیشے کے لمبے ٹکڑے ہیں جو عدسوں کا کام دیتے ہیں۔ چراغ کے اردگرد تقریباً ۸۰۰ عدسے نصب ہیں۔ ان میں بذاتِ خود کوئی روشنی نہیں ہے لیکن یہ روشنی کو منعکس کرتے ہیں اور چراغ کی روشنی کو آگے بھیجتے ہیں اور اس طرح مٹی کے تیل کے چراغ کی چھوٹی سی روشنی کئی سو گناہ بڑھ کر تیز چندھیا دینے والی روشنی پیدا کرتی ہے۔ کئی سال تک بحری جہازوں اور کشتیوں کی رہنمائی دور کی اس روشنی سے ہوتی رہی۔ اس نے انہیں محفوظ راستہ دکھایا۔

اس طرح ہم دنیا میں یسوع المسیح کے نور کو منعکس کرتے ہیں۔ بائبل مقدس

مسیحی کو نور اور نمک دونوں سے تشبیہ دیتی ہے۔ اس سبق میں آپ سیکھیں گے کہ کس طرح آپ اپنے معاشرے کے لئے نور اور نمک ثابت ہو سکتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ اگر آپکا ذہن المسیح کے اختیار میں ہو تو آپ المسیح کی روشنی کو دنیا تک پہنچا سکیں گے۔

اس سبق میں آپ مطالعہ کریں گے.....

اپنے معاشرے میں نور ثابت ہونا

اپنے معاشرے میں نمک ثابت ہونا

نئی عقل رکھنا

یہ سبق آپکی مدد کریگا کہ آپ.....

☆ بتا سکیں کہ مسیحی زندگی کی صفات کو کس کس طرح نور اور نمک سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔

☆ نئی عقل کے نتائج کی وضاحت کرسکیں۔

اپنے معاشرے میں نور ثابت ہونا

مقصد نمبرا   وضاحت کرنا کہ مسیحی کس طرح یسوع کی روشنی کو منعکس کرسکتا ہے۔

یسوع نے فرمایا،"میں دنیا کا نور ہوں"(یوحنا۹:۵)۔آپ نے یہ بھی فرمایا،"تم دنیا کا نور ہو......تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تا کہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھکر تمہارے باپ کی جوآسمان پر ہے تمجید کریں"(متی ۵:۱۴، ۱۶)۔ہم میں بذات خود کوئی نور موجود نہیں ہے لیکن ہم یسوع کی روشنی منعکس کرتے ہیں جس طرح پاناما کی بتی چراغ کی روشنی منعکس کرتی تھی۔

روشنی کا ایک مقصد راہ چلتے لوگوں کے لئے راستہ دیکھنے میں مدد کرنا ہے تا کہ وہ حفاظت سے چل سکیں۔بائبل مقدس فرماتی ہے،"تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے"(زبور۱۱۹:۱۰۵)۔شاید لوگ خدا کے کلام کو نہ پڑھیں لیکن وہ ہماری زندگی کا مشاہدہ ضرور کرتے ہیں ۔ جب ہم کلام خدا کا مطالعہ کرتے ہیں اور اسکی روشنی میں چلتے ہیں تو دوسرے درست راستے کو دیکھ سکیں گے۔ہم المسیح کی روشنی کے عدسوں کا کام کریں گے اور دوسروں کی مدد کریں گے کہ وہ اس راستہ کو دیکھ سکیں جو المسیح تک لے جاتا ہے۔

روشنی کا ایک اور مقصد خطرہ سے خبردار کرنا ہے۔ روشنی کے مینار اسلئے بنائے جاتے ہیں تا کہ بحری جہازوں کو پانی کے نیچے موجود چٹانوں یا ساحل کی چٹانوں سے آگاہ کیا جا سکے۔ انگلستان کے دریا کے ساحل پر ایسی کئی روشنیاں نصب ہیں۔ مسیحی گناہ کے خطرے سے آگاہ کرنے کے لئے روشنیوں کا کام دیتے ہیں۔ بائبل مقدس کی ایک دوسری آیت میں لکھا ہے، ''میں نے تیرے کلام کو اپنے دل میں رکھ لیا ہے تا کہ میں تیرے خلاف گناہ نہ کروں'' (زبور ۱۱۹:۱۱)۔ کلام خدا نہ صرف گناہ سے بچنے میں ہماری مدد کرتا ہے بلکہ یہ ہماری زندگیوں سے منعکس ہوتا ہے تا کہ دوسروں کو خبردار کر سکے۔ اکثر ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ہم گناہ کے خلاف خبردار کریں۔

روشنی لوگوں کے لئے یہ بھی ممکن بناتی ہے کہ وہ چیزوں کو اس طرح دیکھ سکیں جیسی وہ درحقیقت ہیں۔ عبرانیوں ۴:۱۲۔۱۳ میں لکھا ہے:

''کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے کو جدا کر کے گذر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے۔ اور اس سے مخلوقات کی کوئی چیز چھپی

نہیں بلکہ جس سے ہم کو کام ہے اسکی نظروں میں سب چیزیں کھلی اور بے پردہ ہیں"۔

جب ہمارے دل کلام کے لئے کھلے ہوتے ہیں تو یہ ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اسی طرح دیکھ سکیں جس طرح خدا ہمیں دیکھتا ہے۔اس طرح جب غیر مسیحی ہماری زندگی پر نظر کرتے ہیں تو ان پر بھی انکے گناہ ظاہر ہونے چاہیے اور انہیں یسوع کی تبدیل کرنے والی قدرت کی ضرورت محسوس ہونی چاہیے۔"تم دنیا میں چراغوں کی طرح دکھائی دیتے ہو اور زندگی کا کلام پیش کرتے ہو" (فلپیوں ۲:۱۵۔۱۶)۔

مشق

1 اس سبق میں دیئے گئے روشنی کے تین مقاصد بیان کیجیے۔

....

....

2 بحیثیت مسیحی ان مقاصد کا اطلاق اپنی ذمہ داری پر کیجیے۔

....

....

اپنے معاشرے میں نمک ثابت ہونا

مقصد نمبر۲ بیان کرنا کہ ایک مسیحی اپنے معاشرے میں کس طرح نمک کی مانند ثابت ہو سکتا ہے۔

''تم زمین کے نمک ہو لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو وہ کس چیز سے نمکین کیا جائیگا؟ پھر وہ کسی کام کا نہیں سوا اسکے کہ باہر پھینکا جائے اور آدمیوں کے پاؤں کے نیچے روندا جائے'' (متی ۵:۱۳)۔

نمک کا ایک مقصد پاک کرنا ہے۔ پاک کرنے کے معنی ہیں 'ایسی کوئی چیز نہ ہونا جو غیر مناسب ہو''۔ جب نمک کو پاک کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو یہ ان تمام چیزوں کو ہلاک کر دیتا ہے جو وہاں موجود نہیں ہونی چاہیئے۔

نمک کے پانی کو اکثر گھر میں جراثیم کش کے طور پر یا سوجن دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ میرے انگوٹھے پر زخم آ گیا۔ یہ سرخ ہو گیا۔ اس پر بڑی سوجن تھی اور میں سخت تکلیف میں تھا۔ میری بیوی نے تجویز کیا کہ میں اپنا انگوٹھا نمک کے تیز گرم پانی میں رکھوں۔ مجھے ایسا کرنا پسند نہیں تھا لیکن اس سے مجھے بڑا افاقہ ہوا اور میرا انگوٹھا بہتر ہو گیا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ نمک نے انگوٹھے کو پاک کیا۔

پاکیزگی وہ صفت ہے جو مسیحیوں کو اپنے معاشرے میں ظاہر کرنی چاہیے۔ پاک ہونے کے معنی ہیں کہ ہماری زندگی میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس میں کوئی گندگی یا ناپاکی ہو۔ خود پاک ہو کر ہم اپنے معاشرے پر اثر انداز ہو سکتے ہے کہ وہ بھی پاک ہو۔ دنیا کی روح دیانتداری اور اخلاقی نیکی کے معیار کو گھٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ مسیحی ہی ہے جو چال چلن، گفتار اور خیال میں پاکیزگی کے معیار کو بلند رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ گناہ بیماری کی مانند ہے۔ ہمیں شفا بخش دوا کی مانند کام کرنا ہے جو اسے ختم کرتی ہے اور اسے پھیلنے سے روکتی ہے۔ جب ہم گناہ کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں تو ہم معاشرے میں نمک کا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔

نمک کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم اسے مچھلی اور گوشت کو محفوظ رکھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ مچھلی اور گوشت کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ میری پیدائش نیو فاؤنڈ لینڈ Newfoundland کے جزیرے پر ہوئی۔ اس جزیرے پر ایک عام کھانا نمکین گوشت ہے۔ کھانے کا یہ نام اسلئے رکھا گیا ہے کیونکہ گوشت کو محفوظ رکھنے کے لئے نمک استعمال کیا جاتا ہے۔

نیو فاؤنڈ لینڈ مچھلی کے شکار کے لئے بھی مشہور ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں

مچھیروں کے کھاڑی میں گیا جہاں ٹنوں کے حساب سے مچھلی کو نمک میں رکھا گیا تھا۔ ایک طویل عرصہ تک نمک مچھلی کو محفوظ رکھتا ہے اور یہ خراب نہیں ہوتی۔ اسکے بعد اسے فروخت کرنے کے لئے پیک کیا جاتا ہے۔

ان دونوں باتوں میں نمک گوشت کو محفوظ رکھتا ہے تا کہ اسے بعد میں کھایا جا سکے۔ نمک اپنی فطری خصوصیات قائم رکھتا ہے۔ یہ اپنا ذائقہ کھونہیں دیتا۔ مسیحی کو زمین کے نمک کی مانند بننا ہے۔ اسے دنیا میں محفوظ رکھنے والا عنصر ثابت ہونا ہے۔ بعض لوگوں کی رفاقت میں نیک ہونا آسان ہے۔ وہ نیک لوگ ہیں۔ لیکن بعض ایسے لوگ ہیں جو بُرا اثر رکھتے ہیں۔ لازم ہے کہ مسیحی شخص دوسروں پر نیکی کی جانب اثر کرے۔ لازم ہے کہ وہ محفوظ کرنے والا عنصر ثابت ہو اور دوسروں کے لئے اس بات کو آسان بنائے کہ وہ بُری دنیا میں نیک بنیں۔

نمک کی عام ترین خوبی اسکا ذائقہ ہے۔ اس میں بذاتِ خود ذائقہ موجود ہے لیکن نمک کا بہترین استعمال یہ ہے کہ یہ کھانے کے مزے کو اجاگر کرے۔ مسیحیت زندگی کے لئے وہی حیثیت رکھتی ہے جو نمک کھانے کے لئے رکھتا ہے۔ وہ زندگی میں ذائقہ پیدا کرتا ہے۔ مسیحیت اور زندگی پر اسکے اثر کو نکال دیں تو آپکے پاس بے ذائقہ زندگی رہ جائیگی جسکا کوئی معنی اور مقصد نہ ہو۔ مسیحیت زندگی کو ذائقہ اور معنی دیتی ہے۔ یہ ہمیں ایسی چیز فراہم کرتی ہے جسکے لئے ہم زندہ رہ سکیں۔

ہم مسیحیوں کو چاہیے کہ ہم خود بھی پاک بنیں اور دوسروں پر بھی اس طرح اثر انداز ہوں کہ وہ بھی پاکیزہ بنیں۔ ہمیں اپنی طاقت میں وہ سب کچھ کرنا چاہیے جو درست اور نیک ہو۔ ہماری اپنی زندگیوں کو دوسروں پر یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ مسیحیت زندگی کو مقصد بخشتی ہے۔ تب ہم یسوع کے قول کے مطابق نمک کا کردار ادا کریں گے۔

مشق

3 خالی جگہ پُر کریں۔

الف: بیماری..............................کی مانند ہے۔

ب: گنہگار دنیا میں مسیحی کو..............................ثابت ہونا چاہیے۔

ج: پاکیزہ مسیحی..............................کی مانند ہے کیونکہ وہ معاشرے کو پاک رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

4 نمک کے تین کام بیان کیجیے۔

....

....

5 ان کاموں کا اطلاق بحیثیتِ مسیحی ہماری ذمہ داری پر کیجیے۔

....

....

نئی عقل رکھنا

مقصد نمبر۳ نئی عقل کے رویوں کی نشاندہی کریں۔

ہم نے سیکھا ہے کہ ہماری اپنی کوئی روشنی نہیں ہے۔ ہم صرف المسیح کی روشنی کو منعکس کرتے ہیں۔ نہ ہی ہم میں دنیا کو محفوظ رکھنے، پاک کرنے یا ذائقہ دینے کی قدرت پائی جاتی ہے۔ یہ قدرت خدا کی طرف سے آتی ہے جو ہمیں حکمت دیتا ہے کہ ہم اسکی قدرت کو دوسروں کی بھلائی کے لئے استعمال کر سکیں۔

یہی بات ہماری عقل پر صادق آتی ہے۔ آپ سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس طرح کام کرتی ہے۔ صرف خدا ہی اسے سمجھ سکتا ہے۔ پس جس قدر آپکی عقل خدا کی عقل یا خیالات کے تابع ہو گی اسی قدر وہ آپکی عقل پر اختیار رکھ سکے گا۔

رومیوں ۱۲:۲ میں لکھا ہے، ''اس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ''۔

ہمیں اپنی عادت بنانی چاہیے کہ ہم خدا کو موقع دیں کہ وہ ہماری عقل پر اثر انداز ہو سکے۔ خدا کو موقع دیں کہ وہ اپنے خیالات کو آپکی عقل پر نقش کر سکے۔ جب آپ دعا کریں گے آپ روح القدس کی رہنمائی کے لئے زیادہ حساس ہو جائیں گے۔ وہ دوسروں کے ساتھ تعلق میں آپکو حکمت بخشے گا۔ جوں جوں آپ اسکی رہنمائی کی پیروی کریں گے آپکی عقل نئی ہوتی جائے گی اور آپ درحقیقت اپنے معاشرے میں نور اور نمک ثابت ہو سکیں گے۔

اکرنتھیوں ۲:۱۶ میں پولُس رسول لکھتا ہے، ''ہم میں مسیح کی عقل ہے''۔ فلپیوں ۲:۵ میں وہ لکھتا ہے، ''ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا''۔ اسکے بعد وہ المسیح کے

مزاج کی وضاحت کرتا ہے۔ فلپیوں ۲: ۵-۱۱ پڑھیں اسکے بعد اس وقت تک مندرجہ ذیل چارٹ کا مطالعہ کیجیے جب تک آپ المسیح کے رویوں اور انکی جانب خدا کے ردِعمل کو نہ سمجھ جائیں۔

المسیح کا فعل	انکا مزاج	خدا کا ردِعمل
آپ نے اپنا سب کچھ دیا (آیت ۷)	تابعداری	خدا نے انہیں سب سے بلند مقام بخشا (آیت ۹)۔
آپ نے خادم کی صورت اختیار کی (آیت ۷)	عاجزی	خدا نے انہیں سب سے بلند نام بخشا (آیت ۹)۔
آپ فرمانبرداری کے راستے پر چلے (آیت ۸)	فرمانبرداری	خدا نے انہیں عزت کا مقام بخشا (آیت ۱۰-۱۱)۔

کیا آپ ویسا ہی مزاج رکھتے ہیں جیسا المسیح کا بھی تھا؟ کیا آپ تابعدار، عاجز اور فرمانبردار ہیں؟ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپکو نئی عقل یعنی المسیح کی عقل بخشے۔ المسیح کی عقل آپکی مدد کرے گی کہ آپ انکی محبت اور فکر معاشرے میں ظاہر کر سکیں۔

مشق

6 ایک مثال لکھیں کہ آپ کس طرح مندرجہ ذیل صفات ظاہر کر سکتے ہیں

الف: تابعداری ....

ب: عاجزی ....

ج: فرمانبرداری ....

7 کیا آپ کو ضرورت ہے کہ آپ میں یہ صفات زیادہ ہوں؟

الف: عاجزی؟ جی ہاں .... جی نہیں .... **بعض اوقات.....**

ب: عاجزی؟ جی ہاں .... جی نہیں .... **بعض اوقات.....**

ج: فرمانبرداری؟ جی ہاں .... جی نہیں .... **بعض اوقات.....**

8 نئی عقل ہمیں کس طرح زیادہ موثر بناتی ہے؟

....

....

سوالات کے جوابات

5 ایک مسیحی کو اپنے اردگرد شفا بخشنے والی دوا کی مانند ثابت ہونا چاہیے۔ اسے وہ سب کچھ محفوظ رکھنا چاہیے جو درست ہے، اور اسے اس بات کا مظاہرہ کرنا چاہیے کہ کس طرح المسیح زندگی کو معنی بخشتے ہیں۔

6 آپکا جواب۔ کیا آپ نے تینوں کی مثالیں پیش کی ہیں؟

2 ہم المسیح کی روشنی منعکس کرتے ہیں تاکہ دوسرے ان تک لے جانے والا راستہ تلاش کر سکیں، تاکہ وہ گناہ کے خطرات سے خبردار ہوں، اور تاکہ ہم انکی مدد کر سکیں کہ وہ گناہ کی اصل شکل دیکھ سکیں۔

7 آپکا جواب۔ آپ ان تین صفات کا زیادہ مظاہرہ کرنے سے اس رویے کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

3 الف: گناہ۔
ب: پاکیزہ۔
ج: نمک۔

8 جب میری عقل نئی ہوگی تو مجھ میں المسیح کے رویے ہونگے اور میں دوسروں پر اثر انداز ہو سکتا ہوں کہ وہ المسیح کی پیروی کریں۔

4 پاک کرنا، محفوظ رکھنا، ذائقہ دینا۔

1 درست راستہ دیکھنے میں ہماری مدد کرے خطرے سے آگاہی کو، چیزوں کو ویسا ہی دیکھنے کو جیسی کہ وہ ہیں۔